QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

ماحولیاتی تغیرات اور مذہبی تنظیموں کی ذمہ داریاں؛ سیرت طیبہ ﷺ کا خصوصی مطالعہ

Environmental Changes and the Responsibilities of Religious Organizations; A foxed Study in the light of *Seerah* of the Holy Prophet ﷺ

Dr. Muhammad Umar Farooq
Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Culture,
National University of Modern Languages (NUML), Islamabad, Pakistan
Dr. Hafiz Ruvaifa Khan
Lecturer, Department of Qur'anic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan. Email: hafiz.ruvaifa@iub.edu.pk

Allah has set the example of Prophet Muhammad (peace be upon him) as a model for adhering to divine commandments, including guidance on worship and social life. It highlights the importance of a healthy environment for both physical and spiritual well-being. The Prophet taught the significance of cleanliness in rituals and promoted environmental protection, advising the sparing use of water and prohibiting harm to nature during Hajj.

Today, environmental pollution poses significant challenges, leading thinkers to seek solutions and prompting legislative efforts for environmental protection globally. In Pakistan, measures and laws were established for this purpose, culminating in the formation of the Pakistan Environmental Protection Council.

It calls for individuals and religious organizations to draw on the Prophet's example to address environmental issues, particularly climate change.

Keywords: Divine commandments, Environment, Spiritual & Physical well-being, Cleanliness, Environmental protection

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہونے کے لیے رسول ﷺ کے اسوہ کو ہمارے لیے نمونہ قرار دیا ہے، آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے انسانوں کو نہ صرف عبادات کا طریقہ سکھلایا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انسانوں کے لیے ان کی معاشرتی زندگی کی صحیح سمت کا تعین بھی کیا۔ انسانی معاشرتی زندگی کا سب سے اہم پہلو انسان کے ارد گرد کا ماحول ہے کیونکہ ماحول کی درستگی انسان کی بدنی اور روحانی شائستگی کا سبب ہوتی ہے یہاں تک کہ دینِ اسلام میں نماز

جیسی اہم ترین عبادت کے لیے بھی پانی، جسم، کپڑا اور جگہ کا پاک ہونا بطور شرط کے لازم ہے۔ آپ ﷺ ماحولیاتی تحفظ کے لیے بہتے ہوئے پانی کے کنارے پر بیٹھ کر وضو کرنے والے شخص کو بھی پانی کم سے کم استعمال کرنے کا حکم دیا تاکہ معاشرہ آبی آلودگی سے محفوظ رہے۔ اسی طرح ایام حج میں حالت احرام میں محرم کو شکار کرنے اور درخت و نباتات کو کاٹنے سے منع فرمایا تاکہ حج جیسی عبادت میں بھی ماحول اور وسائل کی حفاظت کی تربیت کا اہتمام ہو جائے۔ آپ ﷺ جب جہاد کے لیے صحابہ کو روانہ فرماتے تو ان کو جو جو نصیحتیں فرماتے ان میں جانوروں، فصلوں، آبی ذخائر، اور وسائل معیشت کی حفاظت کا حکم دیتے۔ اسی طرح ہمیں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ماحولیاتی تحفظ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے عملی اقدامات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

آج دنیا میں انسانیت کو جو جو مسائل درپیش ہیں ان میں سے ایک ماحولیاتی آلودگی ہے بلکہ بے شمار مسائل اور بیماریوں کا سبب بھی یہی ماحولیاتی آلودگی ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں مفکرین اس مسئلہ کے حل کے لیے غور و فکر کر رہے ہیں اور ماحول کو تحفظ دینے کے لیے باقاعدہ قانون سازی کا عمل شروع ہو چکا ہے، یہی وجہ ہے کہ 1972ء میں پہلی مرتبہ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کے تحت ماحول سے متعلق کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس کے بعد باقاعدہ یہ موضوع عالمی ایجنڈے کا حصہ بن گیا، ملک پاکستان میں 1993ء تک تحفظ ماحول کے اقدامات کیے جاتے تھے اور 1983ء کے بعد باقاعدہ ماحول سے متعلق پہلا قانون بنایا گیا البتہ یہ قانون 1993ء کے بعد مؤثر ثابت ہوا جس کی وجہ سے پاکستان ماحولیاتی تحفظ کونسل کا باقاعدہ انعقاد ہوا۔[1]

اس لیے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ماحول کے تحفظ کے لیے رسول ﷺ کے اسوہ سے استفادہ کریں اور دنیا کو درپیش مسائل کا حل آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے پیش کریں۔ یہ ذمہ داری جہاں انفرادی طور پر ہر فرد کی ہے اس کے ساتھ ساتھ ملک پاکستان میں دین اسلام کی تبلیغ، نشر و اشاعت اور اسوۂ رسول ﷺ کو عام کرنے کے لیے جو مذہبی تنظیمیں دن رات کام کر رہی ہیں افراد کے ساتھ ساتھ ان کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ موسمیاتی تغیرات جیسے درپیش مسائل پر اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں توجہ دیں اور انسانیت کو اس مسئلہ سے نکالنے کے لیے اپنا قردار ادا کریں۔ دور حاضر کے اس اہم ترین مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لیے ہم نے اپنا مقالہ بعنوان: " ماحولیاتی / موسمیاتی تغیرات اور مذہبی تنظیموں کی ذمہ داریاں سیرت طیبہ ﷺ کا خصوصی مطالعہ " پیش کرنے

کا ارادہ کیا ہے جس میں ارد گرد کے ماحول کی آلودگی، آبی آلودگی، فضائی آلودگی اور غذائی آلودگی جیسے مباحث شامل ہونگے۔

"ماحولیاتی آلودگی" کا مفہوم:

"ماحول" عربی زبان کا لفظ ہے جو "ما" موصولہ اور لفظ "حول" سے مرکب ہے، "ما" بمعنی "جو کچھ" اور "حول" بمعنی "گرد وپیش" اسی لیے انسان کے ارد گرد جو کچھ پیش آتا ہے اس کو "ماحول" کہتے ہیں اور یہ لفظ اردو زبان میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے تفسیری ادب میں ارشاد باری تعالیٰ: (مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ)[2] میں " مَا حَوْلَهُ "کا ترجمہ مفسرین نے "ارد گرد" یا پھر "آس پاس" سے کیا ہے۔[3] البتہ عربی میں اس لفظ کے لیے "بيئة" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور انگلش میں اس کے لیے "Environment" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔" بيئة" کی تعریف ڈاکٹر عبد العزیز شاکر نے اس طرح سے کی ہے: "البيئة هي مجموع العوامل الطبيعة والبيولوجية والعوامل الاجتماعية والثقافية والاقتصادية التي تتجاوز في توازن وتؤثر على الإنسان والكائنات الأخرى بطريق مباشر أو غير مباشر "(ماحول ان طبعی، حیاتیاتی، ثقافتی اور اقتصادی اسباب کے مجموعے کا نام ہے جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یہ اسباب انسان پر اور دوسری مخلوقات پر بلاواسطہ اور بلواسطہ موئثر ہوتے ہیں)۔[4] البتہ ایف جے روسس کے مطابق: ہر وہ بیرونی تحریک جو زندہ اجسام پر اثر انداز ہو "ماحول" کہلاتا ہے، اور جیمس اے کوئین کے مطابق: ماحول سے مراد وہ تمام اشیاء ہیں جو ہمارے اطراف میں پائی جاتی ہیں[5]۔

لفظ "فساد" اور تحفظ ماحول:

اللہ تعالی کے ارشاد مبارک: (ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ)[6] میں لفظ "فساد "کا عمومی معنی تو جھگڑا، فساد اور قتل وغارت ہے البتہ ڈاکٹر سعود عالم قاسمی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس آیت کا اہم مصداق ماحول بھی ہے جس کے لیے خاص طور پر زمین کے ساتھ ساتھ بحر یعنی دریا اور سمندر کا تذکرہ کیا گیا ہے یعنی ماحول میں آلودگی فکر وخیال اور اعمال کی گندگی، بد اخلاقی اور کج روی کی وجہ سے بھی ہے اور قدرت کے عطیات کے غلط استعمال اور استحصال اور ان میں انسانی کثافتوں کی آمیزش کی وجہ سے بھی ہے۔[7] اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ ۗ وَٱللَّهُ لَا

يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ)[8] وہ جب تم سے دور ہوتے ہیں تو ان کی بھاگ دوڑ اس لیے ہوتی ہے تاکہ وہ زمین میں فساد مچائیں، کھیتی اور نسل کو برباد کریں اور اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتے۔

وہ تمام حضرات جو مساجد اور مدارس میں درس تفسیر قرآن کا اہتمام کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ ڈاکٹر صاحب کے بیان کردہ لفظ "فساد" کے اس معنی کو عام کریں اور عوام کے سامنے فساد کے اس معنی کو بنیاد بنا کر مزید وضاحت بیان کی جائے۔

عبادات اور تحفظ ماحول:

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ماحول کے تحفظ پر بہت زیادہ زور دیا ہے یہاں تک کہ عبادات میں بھی ماحول کے تحفظ کو مد نظر رکھا۔ عبادات میں سب سے اہم ترین عبادت "نماز" ہے اور نماز کا ایک رکن تلاوت قرآن کریم ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰ لِكَ سَبِيْلًا)[9] آپ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرآن پڑھیں اور نہ ہی بہت پست آواز سے بلکہ ان دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کریں، اسی طرح نماز کی بنیادی شرط طہارت ہے اور نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اگر کوئی شخص نہر کے کنارے پر بھی بیٹھا ہو تب بھی اس کو پانی ضائع کرنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، اسی طرح حج جیسی بین الاقوامی عبادت میں حالت احرام میں شکار کرنے، درخت کاٹنے اور دیگر کچھ اور چیزوں سے بھی منع فرمایا تاکہ معاشی وسائل کی اہمیت بھی اجاگر ہو جائے اور ماحول کے تحفظ کا عنصر بھی نمایاں رہے۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی صحابہ کرام کو جہاد جیسے اہم ترین فریضے کے لیے روانہ کرتے تو ان کو نصائح بھی فرماتے جن میں دشمن کے علاقے میں کھیت اور درختوں کو کاٹنے، آبی وسائل حوض، کنواں یا نہر وغیرہ کو آلودہ کرنے سے منع فرماتے[10]۔ اسی طرح دین اسلام میں ایمان کا درجہ تمام عبادات سے بھی بلند تر ہے اور ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی شرط ایمان کامل کا پایا جانا ہے اور آپ ﷺ نے طہارت کو نصف ایمان قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا: "الطهور نصف الإيمان"[11]۔

ماحولیاتی تغیرات اور اس کی انواع:

ماحول اور موسم کا بدلنا اور متغیر ہونا بے شمار چیزوں میں اثر انداز ہوتا ہے لیکن یہاں ہم ان میں سے چند مندرجہ ذیل اہم چیزوں کا سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مطالعہ کریں گے:

موسمیاتی تبدیلوں میں ارد گرد کے موحول کے اثرات اور مذہبی تنظیموں کی ذمہ داریاں:

ہمارا ارد گرد ہمارے ماحول کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے ہمارے ارد گرد کے ماحول میں گھر کا ماحول، گلی محلے اور ٹاؤن کا ماحول، ہماری مساجد کا ماحول، کارخانوں اور بازاروں کا ماحول وغیرہ شامل ہے اگر یہ ماحول صاف ستھرا اور جراثیم وگندگی سے پاک نہیں ہو گا تو ہمارے ارد گرد کا ماحول ہمارے اندر مختلف بیماریوں کو پھیلانے کا سبب بنے گا۔ درج ذیل میں ہم اپنے ارد گرد کے ماحول سے تعلق رکھنے والی ان تمام جگہوں کا جائزہ لیں گے:

1۔ گھر کا ماحول

انسان اپنی زندگی کا سب سے زیادہ وقت جس جگہ پر گزارتا ہے یا دوسرے الفاظ میں انسان کے ارد گرد کے ماحول میں سے سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والے جگہ انسان کا اپنا گھر ہوتا ہے اور انسان سونے، کھانے، پینے، رہنے، اٹھنے، بیٹھنے جیسے دیگر تمام امور اپنے گھر پر سر انجام دیتا ہے لہذا اگر انسان اپنے گھر کے ماحول کو صاف ستھرا نہیں رکھے گا تو انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو گا اور انسان کے گھر کی ماحول میں جراثیم پائے جائیں گے جو انسان کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

زمانہ قدیم میں انسان کا رہن سہن انتہائی سادہ ہوتا تھا اور گھر کی عمارت کو اس طرح سے بنایا جاتا تھا جس میں سورج کی روشنی بھی پڑتی تھی اور ہوا کا گزر بھی ہوتا تھا اور گھر سے نکلنے والا گندہ پانی کھیتوں کی طرف جاتا تھا اور

مٹی میں خشک ہو جاتا تھا۔ لیکن موجودہ جدید دور میں رہن سہن مختلف اشیاء سے متلون ہو گیا اور عمارتی ڈھانچہ اس طرح سے بنانے کا رواج ہو گیا کہ نہ گھر کے اندر سورج کی روشنی پڑتی ہے اور نہ ہی قدرتی ہوا کا گزر ہوتا ہے اور گندہ پانی نالیوں سے بہتا ہوا گٹروں میں جمع ہوتا ہے اور پھر وہاں سے بہتا ہوا بڑے بڑے گندے نالوں میں جا کر جمع ہوتا جو بے شمار مسائل کو جنم دیتا ہے خصوصاً ملیریا اور ڈینگی جیسے امراض کے لیے سبب بنتا ہے۔ آج دنیا میں موسمیاتی تبدیلیوں کی ایک وجہ ہمارے رہن سہن کے مروجہ طریقے اور صفائی ستھرائی کے ناقص نظام بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اپنے گرد کے ماحول خصوصاً اپنے گھروں کی صفائی کا حکم دیا کرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "إن الله طيبٌ يحب الطيب، نظيفٌ يحب النظافة، كريمٌ يحب الكرم، جوّادٌ يحب الجود، فنظّفوا، أراه قال: أفنيتكم"[12] اللہ تعالی پاک ہیں اور پاکی یعنی صفائی ستھرائی کو پسند کرتے ہیں ، اللہ تعالی کریم ہیں اور کرم و شفقت کو پسند کرتے ہیں، اللہ تعالی سخی ہیں اور جود و سخا کو پسند کرتے ہیں (اس کے بعد راوی کہتا ہے) میرے خیال میں اس سے آگے کہا ہو: اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے میدانوں کو پاک صاف رکھو اسی طرح مسند ابی یعلی میں یہی روایت اس الفاظ کے ساتھ ہے: "إن الله طيب يحب الطيب، نظيفٌ يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جوادٌ يحب الجود، فنظفوا بيوتكم ولا تشبهوا باليهود التي تجمع الأكناف في دورها"۔[13] چنانچہ روایت کے اضافی حصے کا ترجمہ ہے: تم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھا کرو اور ان یہود کی مشابہت اختیار مت کرو جو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ کو جمع کرتے رہتے تھے۔

2۔ گلی اور گزر گاہوں کا ماحول

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "تنظفوا بكل ما استطعتم، فان الله تعالى بنى الإسلام على النظافة، ولن يدخل الجنة إلا كل نظيف"[14] تم سے جہاں تک ممکن ہو سکے (ارد گرد کے ماحول اور گھروں میں) صفائی رکھو کیونکہ اسلام کی بنیاد صفائی پر ہے اور جنت میں صرف صاف رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے گھر کے باہر گلی یا راستوں کو گندہ کرنے سے بھی منع فرمایا چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "من أذى المسلمين في طريقهم وجبت عليه اللعنة"[15] جس نے مسلمانوں کو ان کے راستوں سے متعلق تکلیف دی تو وہ لعنت کا مستحق ہو گا۔

معاشرے کے ہر فرد اور بالخصوص مذہبی تنظیموں کی یہ ذمہ داری ہے کہ مساجد میں جمعہ کے خطبات "گھروں اور گلی محلوں میں صفائی کا اہتمام" کے عنوان پر ہونے چاہیے۔ اسی طرح مساجد میں صفائی ستھرائی سے متعلق خصوصی نسشت کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ گلی محلوں اور ٹاون میں مذہبی تنظیموں کے تعاون اور نگرانی میں کمیٹیاں بھی تشکیل دی جاسکتی ہیں جو باقاعدہ صفائی ستھرائی کے نظام کا ہفتہ وار جائزہ لیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ صفائی ستھرائی سے متعلق نبوی ارشادات پر مبنی چھوٹے چھوٹے کتابچے بھی شائع کیے جاسکتے ہیں جو مسجد یا گھر گھر جاکر تقسیم کیے جائیں۔

موسمیاتی تبدیلیوں میں آبی آلودگی کے اثرات اور مذہبی تنظیموں کی ذمہ داریاں:

دنیا میں بڑی بڑی موسمیاتی تبدیلیوں میں اہم ترین سبب "آبی آلودگی" ہے جس کو انگلش میں "Water Pollution" کہتے ہیں۔ جس کے اسباب میں گھر سے نکلنے والے گندے پانی کا ایک جگہ جمع ہونا، کارخانوں اور بڑی بڑی صنعتوں سے مضر صحت کیمیکل ملے ہوئے پانی کا اخراج ہونا ہے چنانچہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق ہر سال 3 ملین سے زائد لوگ گندے پانی سے پیدا ہونے والی ٹائیفائیڈ، ہیپاٹائٹس، ڈائریا اور ہیضہ جیسی بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔[16]

آبی آلودگی کا ایک سبب بہتے ہوئے پانی میں گندگی یا کیمیکل ملا ہوا پانی ڈالنا ہے، آپ ﷺ نے بہتے ہوئے پانی کی شفافیت اور صفائی کے لیے پانی میں گندگی ڈالنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:"لا يبولن احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه"[17] تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر کیا وہ اس سے غسل کرے گا؟ اسی طرح آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک اور ارشاد مبارک ہے : "لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب"[18] تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کی حالت میں غسل نہ کرے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اگر بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے تو پانی میں گندگی یا کیمیکل ملا ہوا پانی ڈالنا بطریقہ اولی منع ہے۔

موجودہ زمانہ میں موحولیاتی تبدیلیوں کی ایک وجہ رہائشی آبادیوں کے آس پاس گندگیوں کے پھیلے ہوئے ڈھیر ہیں جو آب وہوا کو آلودزدہ کر دیتی ہے اور بے شمار بیماریوں کا سبب بنتی ہے، اسی طرح عوامی گزر گاہوں، بس اسٹاپ، ریلوے اسٹیشن وغیرہ یا دیگر عوامی مقامات جیسے پارک وغیرہ میں واش روم کے علاوہ کھلی جگہ پر بول وبراز

کرنا بھی آلودگی پھیلانے کا سبب بنتا ہے جس کے ارد گرد کے ماحول پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اس طرح کے مقامات پر گندگی پھیلانے سے انتہائی سختی سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "اتقوا اللعانين، قالوا: وما اللعانان يا رسول الله؟ قال: الذي تخلى في طريق الناس، أو في ظلّهم"[19] دو ملعون چیزوں سے بچو، یعنی وہ دو چیزیں جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، تو صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ دو ملعون چیزیں کون سی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کے راستوں یا سایوں میں قضائے حاجت کرے۔

ہر شخص کو چاہیے کہ وہ کوڑا کرکٹ کو عام آبادی کے قریب نہ پھینکیں بلکہ آبادی سے کہیں دور تلف کرنے کا مکمل انتظام کیا جائے، اور مذہبی تنظیموں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام میں اس بارے میں شعور پیدا کرے جس کے لیے باقاعدہ مساجد یا دیگر جگہوں میں ہر کچھ عرصہ کے بعد خصوصی نشستوں اور سیمینارز کا انتظام بھی کیا جاسکتا ہے اور کوئی کتابچے یا پمفلٹ شائع کرکے بھی عوام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جس میں باقاعدہ گندگی نہ پھیلانے سے متعلق اسلامی تعلیمات کو بیان کیا جائے۔ اور اگر آبادی کے ارد گرد گندگی کے ڈھیر ہوں تو اس کو کہیں دور تلف کے انتظامات بھی کیے جائیں یا پھر گندگی اٹھانے والے بلدیاتی اداروں کو آگاہ کیا جائے تا کہ ماحول کو آلودگی سے بچایا جاسکے۔

عام طور حکومت پاکستان کی طرف سے گندگی کے تلف کرنے یا گندگی کو آبادی سے کہیں دور منتقل کرنے کے انتظامات نہیں کیے جاتے یا پھر انتظامات تو کیے جاتے ہیں لیکن وہ محدود ہوتے ہیں لہذا ایسی صورت میں مذہبی تنظیموں کو چاہیے وہ گلی، محلہ، سیکٹر یا ٹاؤن میں اپنی مدد آپ کے تحت مختلف کمیٹیاں بنا کر کوڑا کرکٹ کو جمع کرنے یا آبادی سے دور منتقل کرنے کا انتظام بھی کرے۔ اس کے لیے اہل محلہ کو چاہیے کہ وہ ان مذہبی تنظیموں کے ساتھ کھل کر تعاون کریں تا کہ ہمارے ارد گرد کے ماحول پر منفی اثر انداز ہونے والے اسباب اور عوامل کو ختم کیا جا سکے اور ہم صاف ستھرے ماحول میں زندگی گزار سکیں۔

موسمیاتی تبدیلیوں میں فضائی آلودگی کے اثرات اور مذہبی تنظیموں کی ذمہ داریاں:

موجودہ دور میں موسمیاتی تبدیلی کا سب سے بڑا سبب فضائی آلودگی ہے اس کا اندازہ کرونا وائرس کی وجہ سے ہونے والے لاک ڈاؤن کے دوران بخوبی لگایا گیا تھا جب تمام صنعتیں، کارخانے، فضائی آمد و رفت یہاں تک

کہ زمینی آمدورفت بھی بند ہو چکی تھی تو فضا انتہائی صاف اور شفاف ہو چکی تھی دور دور تک بآسانی دیکھا جا سکتا تھا اس کے برعکس عام دنوں میں جب فضائی آلودگی عروج پر ہوتی ہے قریب قریب کی جگہ بھی دھندلی دکھائی جاتی ہے اس بات بخوبی اندازہ شہروں میں کیا جاسکتا ہے۔ کرونا وائرس کے دوران ہونے لاک ڈاؤن میں مختلف علاقوں کی فضائی تصویر لی گی جس میں آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے کہ لاک ڈاؤن سے پہلے اور لاک ڈاؤن کے دوران فضا کس قدر آلودہ تھی اور دونوں تصاویر میں واضح فرق دیکھا جاسکتا تھا۔

آپ ﷺ نے جب صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ نماز کے وقت ہونے پر لوگوں کو کس طرح متنبہ کیا جائے تو مختلف صحابہ کرام رضوا اللہ علیہم اجمعین نے مختلف آراء دیں جن میں سے ایک رائے یہ بھی تھی کہ ہر نماز کے وقت آگ جلائی جائے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے:"ذكروا أن يعلموا وقت الصلاة بشيء يعرفونه فذكروا أن ينوروا ناراً"[20] چنانچہ اگر آپ ﷺ آگ روشن کرنے کا مشورہ تسلیم کر لیتے اور دن میں پانچ مرتبہ ہر مسجد سے آگ جلا کر لوگوں کو متنبہ کیا جاتا تو اس آگ کی وجہ سے آج ہماری فضاء کس قدر آلودہ ہوتی۔

آج ہمارے دور میں فضائی آلودگی کے زیادہ ہونے کی ایک وجہ درختوں کو کاٹنا اور جنگلات کو ختم کرنا ہے ملک پاکستان بڑے بڑے پھل آور باغات اور جنگلات کو ختم کر کے رہائشی سوسائٹیوں میں بدلا جارہا ہے جس کی وجہ سے ہماری فضا دن بدن آلودہ سے آلودہ تر ہوتی جارہی ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم درختوں کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ درخت اگائیں درخت لگانے کی اہمیت کا اندازہ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:"إن قامت الساعة وبيد أحدكم فسيلةٌ فإن استطاع أن لا يقوم حتى يغرسها فليفعل"[21] اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور وہ اس کو لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو۔

گزشتہ کچھ برس سے ہمارے ملک میں بارشوں کی کثرت کی وجہ سے سیلابی صورت حال رہتی ہے اور ایک موسم میں ہم پانی میں ڈوبتے ہیں جب کہ اس کے فوراً بعد دوسرے موسم میں ہمیں پانی کی قلت ہوتی ہے اس مسئلہ کا سب سے بڑا حل درختوں کو لگانا ہے کیونکہ جدید تحقیق کے مطابق تیز بارشوں کے دوران ایک درخت سینکڑوں گیلن پانی تیزی سے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور یہ پانی اس درخت کی جڑوں میں جمع ہو جاتا اور مشکل وقت میں یہ

پانی آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ شجر کاری کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو ایک یہودی کے غلام تھے تو ان اس یہودی سے ان کی آزادی کا جب مطالبہ کیا گیا تو یہودی نے بدلے میں تین سو درخت لگوانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے بخوشی یہ مطالبہ پورا کیا کیونکہ یہ ایک ایسا مطالبہ تھا جس سے انسانیت کو فائدہ پہنچتا تھا۔

درخت ایک طرف انسان کو فضائی آلودگی سے بچاتا ہے اور دوسری طرف انسان کو معاشی فوائد بھی دیتا ہے خصوصی طور پر پھل دار درخت ہماری معیشت کی بڑھوتری میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام نے حج جیسی بین الاقوامی عبادت کے دوران حاجی کو حالت احرام میں جن باتوں سے منع کیا ان میں سے ایک درختوں کو کاٹنے سے روکنا ہے۔ اور اسی طرح آپ ﷺ جب کوئی لشکر تیار کر کے کسی علاقے میں روانہ کرنے لگتے تو اس لشکر کو احکامات و نصائح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے:"لا تقتلوا وليداً طفلاً ولا امرأة ولا شيخاً كبيراً ولا تغورن عيناً ولا تعقرن شجرة"[22] کسی بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک وویران نہ کرنا، درختوں کو نہ کاٹنا۔ اسی طرح رات کے وقت چراغ کو جلتے رہنے سے بھی آپ ﷺ منع فرماتے تھے کیونکہ آگ کے دھواں انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"لا تتركوا النار في بيوتكم حتى تنامون وأطفئوا السراج"[23] رات کو سوتے وقت گھر میں آگ کو جلتا نہ چھوڑیں اور چراغ بجھا دیں۔

آج ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو موسمیاتی تغیرات سے بچانے کے لیے ہم انفرادی اور ملکی سطح پر زیادہ سے زیادہ شجر کاری کا اہتمام کریں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:"من نصب شجرة فصبر على حفظها والقيام عليها حتى تثمر كان له في كل شيء يصاب من ثمرها صدقة عند الله "[24] جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اس درخت سے جو کچھ (فائدہ) ہوتا رہے گا وہ اس (درخت لگانے والے) کے لیے اللہ کے ہاں صدقہ کا سبب ہوگا۔ شجر کاری کے لیے مذہبی تنظیموں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور دین اسلام میں درخت لگانے کے ثواب کو لوگوں میں عام کرنا چاہیے اور لوگوں کو شجر کاری کے موسم کی آگاہی دینی چاہیے تاکہ شجر کاری کے لیے مناسب وقت میں زیادہ زیادہ سے درخت لگائے جاسکیں اور درخت لگانے میں کوشش کرنی چاہیے کہ وہ درخت لگائے جائیں تو زیادہ سے زیادہ

فضائی آلودگی کو ختم کرتے ہو اور پھل دار درخت لگانے چاہیے۔ اسی طرح مذہبی تنظیموں کو چاہیے کہ عوامی جگہوں پر زیادہ سے زیادہ سایہ دار درخت لگانے چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ گرمی اور دھوپ میں سایہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسی طرح گھروں سے نکلنا والا گندہ پانی جہاں جمع ہوتا ہو تو وہاں بھی زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں تاکہ وہ پانی درخت اپنے اندر جذب کر لیں اور گندے پانی کے جمع ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچا جا سکے۔

نتائج وسفارشات:

اس مقالے اور تحقیق کے نتیجے میں درج ذیل نتائج وسفارشات ہیں:

- دین اسلام میں انسان کو جہاں اس کے افکار کو ہر طرح انتشار سے محفوظ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے وہاں انسانی بدن کو بھی ہر طرح کی آلودگی سے بچانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔
- افکار اور ابدان کی پاکی اور صفائی ستھرائی دین اسلام میں ایمانیات میں شامل ہے جس سے ان امور کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔
- مذہبی تنظیموں کو چاہیے ارد گرد کے ماحول کی صفائی میں اپنا کردار ادا کریں اور اس کے لیے محلہ اور شہروں کی سطح پر جائزہ کمیٹیاں بنائیں اور ہفتہ وار جائزہ لیں اور ان کی کمیٹیوں کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس مساجد میں منعقد کیے جائیں۔
- آبی آلودگی سے بچنے کے لیے باقاعدہ ہر کچھ عرصہ کے بعد شعور وآگہی دینی چاہیے اور جہاں جہاں گندہ پانی جمع ہو جائے تو ان پانی کو وہاں سے نکالنے کے لیے حکومتی بلدیاتی اداروں کو آگاہ کریں یا پھر اپنی مدد آپ کے تحت جمع شدہ پانی نکالنے کے لیے اپنا اپنا کراد ادار کریں۔
- مذہبی تنظیمیں اپنی تنظیمی ڈھانچے میں باقاعدہ ایسے ذیلی شعبے بنائیں جن کی ذمہ داری ماحول کی آلوگی، آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کا جائزہ لیں اور ان کے اسباب تلاش کریں اور عوامی سطح پر ان اسباب کو ختم کرنے کے لیے باقاعدہ آگہی مہم چلائیں۔

- ملکی سطح پر تمام مذہبی تنظیمیں مل کر فضائی آلودگی سے متعلق کانفرنسیں منعقد کرائیں اور موسمیاتی تبدیلیوں میں فضائی آلودگی کے اثرات اور فضائی آلودگی کے اَسباب کا جائزہ لیں اور اس کے لیے عوامی شعور پیدا کریں۔
- ہر سال مارچ کے مہینے میں مہینہ شجر کاری مہم چلائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جا سکیں۔

[1]-Sh. Farukh, Maholiyāt Qānūn aur Hum (Lahore: Mashʿal Books, New Garden), p. 54

[2]-al-Baqarah,:17

[3]-Ḥaqqānī, Abū Muḥammad ʿAbd al-Ḥaqq, Tafsīr Fatḥ al-Manān (Lahore: al-Faiṣal Publishers, 2009), vol. 2, p. 105.
ʿĀshiq Ilāhī, Anwār al-Bayān (Lahore: Idārah Taʾlīfāt Ashrafiyyah, 2013), vol. 1, p. 42.
ʿUthmānī, Muḥammad Shafīʿ (Karachi: Maʿārif al-Qurʾān, Idārah al-Maʿārif, 2003), vol. 1, p. 121.
Mawdūdī, Sayyid Abū al-Aʿlā, Tafhīm al-Qurʾān (Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 2020), vol. 1, p. 55

[4]-Dr. ʿAbd al-ʿAzīz Shākir, "Manhaj al-Islām fī Ḥimāyah al-Bīʾah fī Makkah al-Mukarramah," 1426 AH, p. 9.

[5] -Farah Ḥusayn, Maholiyātī Taʿlīm (Karachi: Unique Publishers, Urdu Bazar), p. 18

[6] -al-Rūm:41

[7]ﷺ- Qāsmī, Dr. Masʿūd ʿĀlam, ʿAṣr-i Ḥāzir mei Uswah-yi Rasūlkī Maʿnawiyyat (Lahore: Maktabah Jamāl, 2008), p. 74.

[8]-al-Baqarah:205

[9] -Banī Isrāʾīl:110

[10] -The Prophet said: "Do not cut down fruit-bearing trees." Mālik ibn Anas, al-Muwaṭṭaʾ, Kitāb al-Jihād (Karachi: Muḥammad Kutub Khānah), p. 466

[11]- al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā, Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Daʿawāt, Ḥadīth No. 3519 -

[12]- Ibid., Abwāb al-Adab, Bāb: Mā Jāʾa fī al-Naẓāfah, vol. 4, p. 409

[13]- Abū Yaʿlā al-Mawṣilī, Musnad Abī Yaʿlā, Muʾassasah al-Risālah, 1410 AH, Ḥadīth No. 790, vol. 2, p. 256

[14]- Alāʾ al-Dīn ʿAlī ibn Ḥusām, Kanz al-ʿUmmāl, Ḥadīth No. 25996, vol. 9, p. 277

[15]- Ibid., Kitāb al-Ṭahārah, Ḥadīth No. 26486, vol. 9, p. 365

[16]- UNESCO, Launch of the UN World Water Development Report 2020 in Pakistan, https://www.unesco.org/en/articles/launch-un-world-water-development-report-2020-pakistan (accessed: 08-02-2023.

[17]- Muḥammad ibn Ismāʿīl Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Wuḍūʾ, Bāb: al-Bawl fī al-Māʾ al-Dāʾim, Ḥadīth No. 242, vol. 1, p. 57

[18]- Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb: al-Nahy ʿan al-Ightisāl fī al-Māʾ al Rākid, Ḥadīth No. 291, vol. 1, p. 236

[19]- Ibid., Bāb: al-Nahy ʿan al-Takhallī fī al-Ṭarīq wa al-Ẓilāl, Ḥadīth No. 269, vol. 1, p. 226

[20] -Ibid., Kitāb al-Ṣalāh, Bāb: al-Amr bi-Shafʿ al-Adhān wa Iwtār al-Iqāmah, Ḥadīth No. 3059, vol. 1, p. 286

[21]- Abū ʿAbd Allāh Aḥmad ibn Muḥammad al-Shaybānī, Musnad Aḥmad, Musnad al-Mukthirīn min al-Ṣaḥābah, Ḥadīth No. 12980, vol. 20, p. 296.

[22]- Aḥmad ibn Ḥusayn al-Khurāsānī al-Bayhaqī, Kitāb al-Siyar, Bāb: Tark Qatl man Lā Qitāl fīh Ka al-Ruhbān wa al-Kabīr, Ḥadīth No. 18153, vol. 9, p. 154.

[23]- Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ashribah, Bāb: al-Amr bi-Taghṭiyat al-Ināʾ, Ḥadīth No. 2015

[24]- Ahmad bin Hanbal al-Shaybānī, Musnad Aḥmad, Musnad al-Madaniyyīn, Ḥadīth: Man Shahida al-Nabī ﷺ, vol. 27, p. 129